السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہندہ معمر پندرہ سال کا نکاح اس کی مرضی کے خلاف زید سے اس طرح کردیا۔ کہ نکاح کی اطلاع پا کر ہندہ نے رونا اور زبان سے انکار صریح کرنا شروع کردیا۔ اتفاق سے مجلس کے گواہ جو نصف ساعت کے بعد گواہ بننے والے تھے۔ اس انکار صریح کو اپنے کانوں سے سن کر بہت متعجب ہوئے تو ہندہ کے باپ نے جا کر ہندہ کو بہت سمجھایا لیکن ہندہ انکاری کرتی رہی۔ بالآخر مجبور ہوکر شرما شرمی اور رسوائی کے خیال سے باپ نے گواہوں کو کہہ دیا کہ میں سمجھا رہا ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد زید سے قاضی نے ایجاد قبول کروایا۔ لیکن گواہوں کو ہندہ کے پاس اس ڈر سے نہ بھیجا نہ یہ خود گئے یونہی بلا استیذان ہندہ خاموشی کے ساتھ ایک دوسرے عاقدین کا کلام سنائے بغیر ہندہ کا نکاح زید کے ساتھ کردیا گیا۔

ہندہ مذہب اہلحدیث کی پابند ہے۔ اور زید حنفی مقلد ہے۔ ایسے نکاح پر ازروئے مذہب اہلحدیث واحکام فقہ حنفیہ نکاح شرعی کا اطلاق ہوسکتا ہے یا نہیں؟

زید واقعہ انکار نکاح سے مغلوب الغضب ہوکر ہندہ کے ساتھ بے رحمانہ سلوک اور جابرانہ وظالمانہ برتاؤ رکھتا ہے۔ ہندہ اور زید میں شدید نا اتفاقی ہے۔ ہندہ کو زید سے طبع نفرت ہے۔ اور زید کی ناقابل برداشت ایزا رسانی سے ہندہ کی جان سخت خطرہ میں ہے۔ قاضی کو اس صورت میں افتراق کا اختیار حاصل ہے یا نہیں؟ مذہب اہل حدیث اور جو احکام تفریق سے متعلق ہیں۔ مع حوالجات مستند کتب حنفیہ اور احادیث صحیحہ جواب سے سرفراز فرمایا جائے۔ ((محمد عثمان خان عفی عنہ از محبوب نگر

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث شریف میں ہے کہ باکرہ سے بھی استفسار کیا جاوے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح بالجبر جائز نہیں۔ بات اصل یہ ہے کہ نکاح میں نباہ کرنا ہے لڑکی نے نہ باپ نے لڑکی اگر پسند نہیں کرتی۔ تو نباہ کیسے ہوگا۔ اس لئے (جبر سے نکاح کو جائز کہنا گویا دونوں میں فساد کو قائم رکھنا ہے۔ (6 مئی 1932ء

الجواب۔ صورت مسئولہ میں جب کہ عورت عاقلہ بالغہ مذکورہ اپنے شوہر معین ہونے کے وقت اور عین ایجاب کے وقت کہہ رہی تھی کہ میرا نکاح زید کے ساتھ نہ کرنا اور ساتھ اس کے گریہ زاری بھی کر رہی تھی۔ مگر اس کے باپ نے نہ اس کی مرضی پر توجہ کی اور نہ کسی غیر کا کہنا مانا اور بلا مرضی اس کے اس کا نکاح زید کے ساتھ کردیا۔ اور تا حال وہ راضی نہیں ہے۔ تو یہ نکاح منعقد نہیں ہوا۔ کیونکہ عورت عاقلہ بالغہ کے نکاح کے منعقد ہونے کے لئے اس کی اجازت ومرضی شرط ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے۔

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الایم احق بنفسھا من ولیھا والبکر تستاذن فی نفسھا واذنہا صماتہا وفی روایۃ قال الثیب احق بنفسہان ولیہا اولا بکر تستامر واذنہا سکوتہا وفی روایۃ قال الثیب احق بنفسھا والبکر یستاذنہا ابوہا واذنہا صماتہا (رواہ مسلم)

(وعن ابن عباس ان جاریۃ بکرا اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان ابا ہازوجہا وہی کارہۃ فخیرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ ابوداؤد

اور اس کے باپ نے جو یہ کہہ کر اگر تو وہاں راضی نہ ہوئی تو تمھیں ان سے واپس کرا لوں گا۔ خسر کے گھر روانہ کردیا۔ اور وہ وہاں جا کر واپس چلی آئی سو باپ کے اس کہنے سے اس کا خسر کے گھر چلے جانا موجب رضا وقبول نہیں ہوسکتا۔ ہاں وہاں جا کر زید سے بلا جبر واکراہ راضی ہوتی تو اس کا یہ فعل البتہ موجب رضا وقبول ہوتا۔ مگر جب کہ وہاں سے بلا رضا مندی واپس چلی آئی۔ اور تا حال وہ راضی نہیں ہے۔ تو اس کا خسر کے گھر مجبوراً چلے جانا ہرگز موجب رضا وقبول نکاح نہیں ہوسکتا۔ واللہ اعلم۔ حررہ عبدالرحیم عفی عنہ (سید محمد نزیر حسین فتاویٰ نزیریہ جلد 2 ص 195)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 194

محدث فتویٰ